احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 8 مارچ 1999ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ
خطبہ نمبر 10
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

سوموار 8 مارچ 1999ء - 19 ذی قعدہ 1419 ہجری - 8 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 53

درود شریف کی برکت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن)

جو شخص ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار رحمتیں نازل کرتا ہے

درود پڑھنے کے لئے وجد کی ضرورت ہے جو عشق و محبت سے پیدا ہوتا ہے

اللہ نے کسی اور نبی کی امت کو اس پر درود و سلام بھیجنے کی تعلیم نہیں دی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔مارچ 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 5-مارچ 1999ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے درود شریف کی عظمت اور فضیلت بیان کرنے کے بعد احباب جماعت کو کثرت سے درود شریف کا ورد کرنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ خطبہ کا دیگر 6-زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔ یہ زبانیں انگلش، عربی، بنگالی، جرمن، بوسنین اور فرنچ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ احزاب کی آیت 57 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود بھیجو۔

حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبہ میں غنائم کی بحث کے حوالہ سے فرمایا سب سے اعلیٰ اور عمدہ توجیہہ جو مجھے پسند آئی اور دل میں کھب گئی وہ عبدالرشید صاحب ناروے کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ غنائم میں لازماً عالمی حیثیت کی بات ہو رہی ہے۔ کسی اور نبی کے لئے کل عالم کے غنائم عطا کرنے کا نہ وعدہ ہے اور نہ ان کے لئے دنیا بھر کے غنائم حلال تھے۔ پہلے زمانہ کے انبیاء کا علاقہ اور زمانہ محدود تھا۔ جبکہ آنحضرت ﷺ اس پہلو سے یکتا تھے اور ہیں کہ ساری دنیا کے غنائم آپ کو عطا بھی کئے گئے اور حلال بھی ہیں۔ اب واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جب بھی دنیا میں کسی موقع پر جہاد کی شرائط کے مطابق جہاد ہو گا تو اس کے غنائم حلال ہوں گے۔ حضور نے مکرم عبدالرشید قریشی صاحب کے لئے دعا کی کہ اللہ ان کو جزا دے انہوں نے اس ضروری مسئلے کو حل کرنے میں مدد دی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے درود شریف کی عظمت اور اہمیت بیان کرنے کے لئے کئی احادیث بیان فرمائیں۔ ایک حدیث میں درج ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بخیل ہے۔ اور جو ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بھی آپ کا فیض براہ راست جاری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بندوں پر درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بندوں پر اپنے فضل اور رحمت کا نزول فرماتا ہے۔

ایک حدیث کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ اللہ نے ہر درود بھیجنے والے کو یہ تسلی دی ہے کہ اس کا درود اور سلام لازماً آنحضرت ﷺ تک پہنچتا ہے۔ درود بھیجنے والے ہر شخص کے لئے یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ ایک اور حدیث میں جبرئیل نے آنحضور ﷺ کو بتایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے تجھ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت کروں گا اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابیٔ رسولؐ نے دعا کی تو پہلے اللہ کی ثناء کی پھر آنحضرت پر درود بھیجا اور پھر اپنی ذات کے لئے دعا کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا مانگ۔ تجھے دیا جائے گا۔ اس میں قبولیت دعا کی خوشخبری دی گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ کبھی کسی نبی کی امت کو یہ تعلیم نہیں دی گئی کہ تم اپنے نبی پر درود و سلام بھیجو۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے بائبل پر غور کیا۔ پھر بائبل کے ماہرین پادریوں سے بھی پوچھا لیکن کہیں یہ ذکر نہیں کہ کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی پر درود بھیجا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان ہے کہ درود کے ذریعے حضرت ابراہیمؑ کے نام کو زندہ کر دیا۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلوں پر احسانات ہیں اسی طرح پچھلوں پر بھی آپؐ کے احسانات ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں درود شریف کو شامل فرما دیا۔ اور فرمایا کہ درود شریف پر مداومت اختیار کرو یعنی اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود بھیجو۔ حضرت مسیح موعود نے قبولیت دعا کے ذرائع میں یہ بات بھی فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر دعا کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے مکتوبات سے پتہ چلتا ہے کہ درود شریف کے ورد میں کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں جب بھی یاد آ جائے درود پڑھے۔ درود دل کو حاضر کر کے اس وقت تک پڑھا جائے کہ حالت رقت اور بے خودی کا تاثر پیدا ہو۔ درود وجد کی کیفیت طاری کر دے۔ وہ درود سچا درود ہے جو سینہ میں انشراح اور ذوق پیدا کرے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک ذاتی تجربہ کے ذکر کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ اس لئے آپ پر ہر طرح کی برکتیں نازل کی گئیں۔ حضور ایدہ اللہ مزید ارشادات بیان فرما رہے تھے کہ وقت مکمل ہو گیا۔ تب فرمایا کہ باقی تفاصیل آئندہ بیان ہوں گی۔

دائمی رفاقت کی خواہش

حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب آنحضور ﷺ کے خادم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بعض دفعہ آنحضور ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا۔ میں آپؐ کی خدمت میں پانی لے کر حاضر ہوتا جس سے آپؐ وضو وغیرہ فرماتے ایک ایسے ہی موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگو۔ تیری کیا آرزو ہے؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے اور تو کچھ نہیں چاہئے بس میری تو یہی خواہش ہے کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ فرمایا کوئی اور تمنا ہو تو وہ بھی پیش کر دو۔ میں نے عرض کیا حضورؐ! بس میری تو یہی تمنا ہے۔ فرمایا میری اس طرح مدد کرو کہ عبادت کثرت سے بجا لایا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود و الحث علیہ)

صرف محبت کرتا ہوں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آنحضور ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہو گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا برا ہو۔ تو نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ اس دیہاتی نے جواب دیا۔ میری تیاری صرف اتنی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کا دم بھرتا ہوں۔ تب حضورؐ نے فرمایا تجھے اس کا ساتھ ضرور نصیب ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ماجاء فی قول الرجل ویلک)

صحبت کی تمنا

آنحضور ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت ملی تو آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے اور یہ خبر پہنچائی آپ نے بے ساختہ عرض کیا "الصحبۃ" یا رسول اللہ! حضورؐ! مجھے بھی ساتھ لے جائیں! فرمایا "ضرور" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکرؓ اتنے خوش ہوئے کہ مارے خوشی کے، آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

(البدایہ و النہایہ الجزء الثالث ص 178 لحافظ بن کثیر طبعۃ اولیٰ 1966ء ناشر مکتبہ معارف بیروت)

خطبہ جمعہ

تبتل خدا کی خاطر کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا نے جو کارخانہ قدرت جاری فرمایا ہے اس سے انسان مستغنی ہو جائے

سچا صبر عبادت کے ذریعہ نصیب ہو سکتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 27- نومبر 1998ء بمطابق 27- نبوت 1377ھش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی اور فرمایا:-

یہ سورہ البقرہ آیت 173 ہے جس کی میں نے تلاوت کی ہے- اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (-) جو اللہ نے تمہیں رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے طیبات کھایا کرو (-) اور اللہ کا شکر ادا کرو (-) اگر واقعۃً تم اسی کی عبادت کرتے ہو- یہاں کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم کے دو ایسے واضح معانی ہیں جو پیش نظر رہنے ضروری ہیں- اول یہ کہ جو بھی اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے بہترین کھایا کرو- رزق میں ہر قسم کے رزق شامل ہیں اور اچھا بھی، اور بھی اچھا، اس سے بھی اچھا تو یہ بات یہاں بہترین کے معنوں میں ہے، جو پاکیزہ ہو، جو تازہ ہو، جس میں سے خوشبو آ رہی ہو، صحت کے لئے مفید ہو- یہ ساری باتیں لفظ طیبٰت کے تابع ادا ہوتی ہیں-

تو اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے ہر قسم کا رزق کھانے کی بجائے مومن کی شان یہ ہے کہ اس میں سے بہترین حصہ کھائے- دوسری بات یہ ہے (-) کہ مومنوں کو تو اللہ تعالیٰ طیب رزق ہی عطا فرماتا ہے اور یہاں طیب سے مراد ہے اس میں غیر اللہ کی کوئی ملونی نہیں، کسی غیر کا کوئی احسان شامل نہیں، ایسا پاکیزہ رزق ہے کہ جسے خالصۃً اللہ تعالیٰ نے مومن کو عطا فرمایا ہے اور اس کی کمائی کے پاکیزہ ہونے کی طرف از خود اس میں اشارہ موجود ہے- اگر مومن کی کمائی پاکیزہ نہیں تو رزق کیسے پاکیزہ ہو جائے گا- گندی کمائی کا خریدا ہوا رزق خواہ بظاہر پاکیزہ ہو دنیا کا بہترین رزق بھی ہو مگر اگر گندی کمائی سے خریدا ہے تو اس کا اثر گندہ ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی برکت باقی نہیں رہتی-

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- (-) جو ہم نے تمہیں رزق عطا فرمایا ہے وہ طیب ہے اور طیب ہی رہنا چاہئے کیونکہ جو ہم عطا کرتے ہیں اس میں ناجائز کی ملونی نہیں ہوا کرتی- پس جو رزق تم کماؤ لیکن بظاہر تم کما رہے ہو اور پاک بھی ہو اگر رزق گندی کمائی سے کمایا گیا ہے تو وہ ہمارا رزق نہیں ہے پھر- یعنی اول پیدا تو خدا ہی کرتا ہے مگر وہ رزق نہیں جو بندوں کو دینا چاہتا ہے اس لئے بندوں کی نیتوں کی یا ان کے اعمال کی ملونی سے رزق گندہ ہو جایا کرتا ہے- (-)

اور اللہ ہی کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو- اللہ کا ہی شکر ادا کرو میں مضمون واضح ہے اور پہلی بات سے متعلق ہے کہ جب اللہ ہی عطا کرتا ہے اور سچا اور پاک رزق اللہ ہی دینے والا ہے تو پھر غیر اللہ کے شکر کی حاجت کوئی نہیں رہتی- کسی محسن کے حقیقی شکر کی حاجت نہیں رہتی- اگر کسی محسن کا شکر ادا کرنا ہے تو اللہ کے فرمان کے مطابق ادا کرنا ہے یعنی **دنیا کے تقاضے بھی پورے کرنے ہیں تو محض اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تقاضے پورے کئے جائیں مگر دلوں کا رجحان خدا ہی کی طرف رہنا چاہئے اور حقیقی شکر اسی کا ادا ہونا چاہئے کیونکہ سب کچھ عطا کرنے والا اور سب پاکیزہ چیزیں عطا کرنے والا وہی ہے-**

(فرمایا) اگر واقعۃً تم اسی کی عبادت کرتے ہو- مراد یہ ہے کہ غیر اللہ کی نفی کرتے ہو اور محض خدا کی خاطر اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہو- اپنی ساری طاقتیں اس کے حضور سربسجود کر دیتے ہو تو اس صورت میں پھر غیر اللہ سے ایک قسم کا انقطاع ہو جائے گا- تبتل کے ایک معنیٰ یہ بھی ہیں یا تبتل کے زیادہ تفصیلی معنے اور گہرے معنے یہ بھی ہیں یعنی بیک وقت دنیا سے علیحدگی مگر اس کے باوجود دنیا سے تعلقات- اور جس رزق کا ذکر فرمایا جا رہا ہے انسان کما کیسے سکتا ہے اگر وہ دنیا میں پڑ کے اس کے کام نہ ادا کرے- تو بہت ہی دلچسپ تعلقات ہیں یہ اس آیت میں شکر کے اور پچھلی آیت جو میں نے بیان کی تھی، پڑھی تھی تبتل الی اللہ کی-

اگر تبتل الی اللہ کا یہ مطلب ہوتا کہ تمام دنیا کے کاروبار سے ہٹ کر، بے نیاز ہو کر تم خدا ہی کی طرف کلیۃً ہو جاؤ، جھک جاؤ تو وہ رزق کہاں سے آئے گا جو تم نے خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے- اگر دنیا سے تعلقات ٹوٹنے کا مطلب ہے زندگی کے کاروبار سے الگ ہو جاؤ تو پھر تو انسان اس قابل ہی نہیں رہتا کہ خود کچھ کھا سکے یا اپنی بیوی بچوں کو کچھ کھلائے- تو کون سی طیبات ہیں جو اسے حاصل ہوں گی آسمان سے تو نہیں اتریں گی وہ اس طرح کہ چھپڑ پھاڑ کے اس کو کھانے مل رہے ہوں مگر یہ طیبات آسمان ہی سے اترتی ہیں- ایک عارف باللہ کو دکھائی دیتا ہے کہ خدا ہی نے سب کچھ اتارا ہے ان معنوں میں آسمان سے اترتی ہیں مگر دنیا سے منہ موڑ کر الگ بیٹھنے والے کے لئے آسمان سے کچھ نہیں اترا کرتا اور دنیا سے ان معنوں میں منہ موڑنا تبتل نہیں بلکہ تکبر ہے کیونکہ تکبر ان معنوں میں کہ انسان سمجھتا ہے کہ میں نے جب دنیا سے تعلق قطع کر لیا ہے تو اب اللہ کا فرض ہے کہ وہ مجھ پر اتارے اور جس طرح بھی ہے میرا رزق چلائے، اللہ کا فرض نہیں ہے-

تبتل خدا کی خاطر کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا نے جو کارخانہ قدرت جاری فرمایا ہے اس سے انسان مستغنی ہو جائے- اگر اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ کارخانہ قدرت سے انسان بے نیاز ہو تو یہ تکبر ہے- اس لئے اللہ کے سارے پاک بندے دنیا کے کاروبار ضرور کرتے رہے اور کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں دنیا سے ایک تعلق تو رہتا ہے جو کاٹا جا ہی نہیں سکتا- اگر کاٹو گے تو یہ تکبر ہے تبتل نہیں ہے- یہ مضامین ہیں جن کو یہ دونوں آیات کلیۃً گھیر رہی ہیں یعنی وہ آیت جس کی میں نے پہلے تلاوت کی تھی واذکر اسم ربک.... اور (البقرہ آیت 173)

اب اس تعلق میں حضرت مسیح موعود (-) کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے کمال تبتل پر دلالت کر رہا ہے- آپ نے کیا تبتل کیا، کس طرح دنیا

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

سے کاٹے گئے' کس طرح خدا کی طرف الگ ہوئے' اس اقتباس کو پڑھ کر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کو ہر طرح سے کلیتۃً چھوڑ دینے کا نام تبتل ہے۔ اور اس شبہ کے ازالے کی خاطر حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے ہی بعض دوسرے اقتباسات میں نے اس کے بعد رکھے ہیں تاکہ وہ پڑھ کر اس تبتل کے تصور سے جو غلط فہمی پیدا ہوتی ہے وہ دور ہو جائے۔

ریویو آف ریلیجنز جلد اول صفحہ 178 پر حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا یہ فرمان درج ہے۔ "آنحضرت ﷺ اس قدر خدا میں گم اور محو ہو گئے تھے کہ آپ کے وجود میں نفس' مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا۔" اگر نفس کا اور اسباب کا' جن اسباب کو اختیار کرنے کے ذریعے انسان کو رزق ملتا ہے اور اس کے مطالب حل ہوتے ہیں ان کا اور مخلوق کا' خدا تعالیٰ کی مخلوق کا بھی کوئی حصہ نہیں رہا۔ اگر یہ ظاہری لفظوں پر محمول مطلب لیا جائے تو تبتل کا وہ مضمون جو حضرت مسیح موعود (-) خود دوسری جگہ بیان فرما رہے ہیں بالکل باطل ٹھہرے گا اور اللہ اور اس کے بندوں کے کلام میں کبھی تضاد نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے میں نے اسی مضمون کی وضاحت کی خاطر یعنی مزید وضاحت کی خاطر حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آج کے خطبے میں سنانے کے لئے رکھے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں۔ "انسان کا کمال بھی یہی ہے" "انسان کا کمال بھی یہی ہے" اور جب لفظ کمال کہا جائے تو سب سے اول نام رسول اللہ ﷺ کا ذہن میں ابھرتا ہے کہ انسان کامل بھی وہی تھے اور کمال بھی انسان کامل ہی نے دکھایا تھا۔ "انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے" یعنی یہ مضمون عام بھی ہے تمام انسانوں پر یکساں چسپاں ہو رہا ہے اس کی نفی نہیں مگر اس میں جو مرکزی اشارہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے موجود ہے، - - - - کے دوسرے اقتباسات میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ "دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے" جب بھی اس پر بوجھ ڈالا جائے اس وقت بیٹھ جاتا ہے۔ جب بوجھ اتار دیا جائے تو خوب دوڑتا پھرتا ہے۔ "اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ قابل تعریف نہیں۔"

یہاں کون سا بوجھ ہے جس کا ذکر فرما رہے ہیں۔ فرمایا کہ خدا کے ذکر کی خاطر ان معنوں میں ہلکا ہو جانا کہ وہ دنیا کی ذمہ داریاں جو اللہ ہی نے اس پر ڈالی ہیں وہ اتار پھینکے اور پھر گویا ہلکا پھلکا ہو کے اللہ کی طرف دوڑے یہ ہرگز تبتل نہیں۔ یہ اس ٹٹو والی بات ہے جس پر جب بوجھ ڈالو بیٹھ جائے گا جب اتار دو گے تو چل پڑے گا۔ پھر فرمایا "وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے۔" اب دیکھیں کتنی بات واضح ہو گئی ہے۔ "وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو' بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں۔ بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے" یہ ہے تبتل۔ ساری ذمہ داریاں دنیا کی سرانجام دے اپنے اہل و عیال کی ذمہ داریاں بھی پوری طرح ادا کرے لیکن جہاں ان کا اللہ کی محبت سے ٹکراؤ پیدا ہو وہاں ان ذمہ داریوں کو اتار پھینکے اور اللہ کی محبت کو اختیار کر لے۔

اس مضمون کو مزید واضح فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ "اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں" یہاں مراد یہ ہے کہ دنیا کے شریف لوگ یہ کام کیا کرتے ہیں مگر جو شریف نہ ہوں وہ تو یہ کام نہیں کرتے اور آج کل ان کی اکثریت ہے وہ دنیا کمانے میں اتنا محو ہوتے ہیں کہ وہ دنیا کی خاطر دنیا کماتے ہیں نہ کہ بیوی بچوں کے حالات سدھارنے کی خاطر۔ اور نتیجۃً جس حد تک ان سے ممکن ہو بیوی بچوں سے الگ ہی رہتے ہیں۔ تو اس میں یہ مفہوم داخل ہے کہ دنیا میں وہ لوگ جو ذمہ دار ہوں وہ یہ کرتے ہیں اس لئے دین میں وہ لوگ جو ذمہ دار ہیں ان کو یہ کرنا چاہئے کہ دنیا کے لئے جو محنت کریں مقصد اعلیٰ یہی ہو کہ اللہ کی رضا کی خاطر وہ دنیا کے کاروبار میں پڑے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس طرح کماؤں اس لئے میں اسے کماتا ہوں ورنہ اگر میں ہاتھ توڑ کر بیٹھ جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لئے آسمان سے کوئی رزق نہیں اتارے گا۔

یہ مضمون ہے جس کو خوب اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے ورنہ ہمارے وہ مخلص احمدی جو یہ مضمون سنیں گے تو خطرہ ہوتا ہے بعض دفعہ کہ وہ سارا کاروبار چھوڑ کے گھر نہ بیٹھ جائیں۔ اگر وہ چھوڑ کے بیٹھ جائیں گے تو دین کے کام کون چلائے گا۔ "ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔" (بدر جلد 6 نمبر 11 مورخہ 14 مارچ 1907ء صفحہ 6) اس کے بعد فرمایا "ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو' ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ (-) کہ ان کو نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی سودا یا دنیا کا کاروبار اللہ کے ذکر سے غافل کر سکتا ہے۔ فرمایا یہ معاملہ ہو" دست بکار دل بیار والی بات ہو۔" کہ کام تو ہاتھ پر ہے اور دل یار کی طرف ہے۔

یہ جو صورت حال ہے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدی تاجر اور کاروبار کرنے والے کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں اور دنیا میں بھی احمدی کی مانگ بڑھ جاتی ہے۔ اگر انسان دفتر میں بیٹھا کام ترک کر دے۔ کوئی پوچھے اس سے کیا کر رہے ہو۔ کہے کہ جی میں تو اللہ کو یاد کر رہا ہوں۔ وہ کہے گا پاگل میں نے تمہیں روٹی دی ہے رزق دیتا ہوں اس واسطے کہ تو نے میرا کام کرنا ہے اگر اس طرح اللہ کو یاد کرنا ہے تو گھر جاؤ' چھٹی کرو۔ تو یہ تو انتہائی بے وقوفی ہو گی۔ اگر یہ طریق کار جماعت اختیار کرنا شروع کرے تو ساری جماعت نکمی ہو کے گھر بیٹھ جائے گی۔ اس کے بالکل برعکس مضمون ہے۔

"دست بکار دل بیار" یہ ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے ہمیں بہترین نسخہ عطا فرمایا ہے اور جو دست بکار رکھتا ہے اور دل بیار رکھتا ہے اس کا دست بکار ہونے میں جو مرتبہ اور مقام ہے وہ دنیا میں دست بکار ہونے والے سے بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ تو جب ہر لحہ اللہ کو یاد کر رہا ہوتا ہے تو اللہ کا حکم ہے کہ جو کام کسی کا کرو امانت سے کرو' جو تمہیں دیا جائے اس کا پورا بدلہ اتارو' اس کی پوری قیمت ادا کرو۔ اگر یہ کر رہا ہے تو جوں جوں اللہ کی طرف خیال جاتا ہے ساتھ ہی اس کے کام کی ذمہ داری کی طرف بھی خیال بڑھے گا' وہ کم نہیں ہو گا۔ اس کے نتیجے میں احمدی ملازمین اور کاروبار کرنے والوں کی قیمت اور قدر دنیا کی نگاہ میں بڑھتی ہے' کم نہیں ہوتی اور ایسے معاملات اکثر میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ بعض نوجوانوں نے بتایا کہ جب ہم شروع میں انٹرویو دے رہے تھے تو انٹرویو لینے والے نے کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی مگر چونکہ کامیاب ہو گئے تھے اس لئے ہمیں ملازمت دے دی لیکن جب ملازمت کے بعد مالکوں نے دیکھا' کہ بجد ذمہ داری سے کام کرتا ہے یہ شخص' ایسی ذمہ داری سے اور کوئی ایسا نہیں کرتا۔ تو دن بدن ہماری قدر بڑھتی رہی اور اس کے نتیجہ میں ہمیں ترقیات بھی جلد جلد ملنی شروع ہو گئیں۔

یہ جو مضمون ہے بہت پھیلا ہوا ہے جماعت احمدیہ عالمگیر پر برابر اطلاق پا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تبتل کے نتیجے میں آپ کے رزق کم نہیں ہوئے بلکہ بہت بڑھ گئے ہیں۔ یہ تبتل ہے جس کو اختیار کئے رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اموال میں بہت برکت پڑے گی اور جو اس طرح اللہ کے ذکر سے اموال بڑھیں وہ تو ویسے ہی بابرکت ہوتے ہیں۔ ان کا تھوڑا بہت ہوتا ہے لیکن وہ تھوڑا رہتا نہیں۔ اللہ اس تھوڑے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ خدا کی راہ میں برکت کا مضمون ہے۔ فرمایا "تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے"

محاورہ ہے "اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر" تو یہ محاورہ آپ نے استعمال فرما کر اس محاورے کے صحیح معنے بھی ہمیں سمجھا دیئے۔ بعض جہلاء اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتا رہ اور پھر جو مرضی کرتا چلا جا' ہر قسم کی بے حیائیاں' ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جا مگر یاد رکھنا اللہ سے ضرور ڈرنا۔ اللہ سے ڈرنا کیسا ہوا۔ اگر خدا کے احکامات کی نافرمانی واضح طور پر ہو رہی ہے اور انسان اس کے نتیجے میں حیا کی بجائے بے حیائی میں بڑھ رہا ہے تو اسے اللہ سے ڈرنا نہیں کہتے۔ مگر بعض صوفیاء نے یہ بھی معنی لیا ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں دنیا کو بہکا دیا ہے۔ اللہ سے ڈر کا مطلب ہے اللہ کا حقیقی خوف رکھ اور اس کے فرمان کے مطابق عمل کر جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا "اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔" (الحکم جلد 12 نمبر 49'50 مورخہ 26-30 اگست 1908ء صفحہ 3)

اس دائرہ کار کے اندر تمہیں کھلی چھٹی ہے مگر اوامر و نواہی کے دائرہ کار کے اندر چھٹی ہے اس سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے اندر رہتے ہوئے کشادگی اختیار کرو' لذتیں دنیا کی جس حد تک خدا جائز قرار دیتا ہے وہ حاصل کرو تو سب اللہ کی طرف سے عطا کردہ رزق ہو گا۔ اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود (-) دو شعروں میں یوں بیان کرتے ہیں ؎

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو' بتوں میں وفا نہیں

دل اللہ سے لگاؤ' تبتل اس کی طرف کامل ہو اور "ڈھونڈو اسی کو یارو" اسی کو ڈھونڈو۔ اس میں ایک پیغام ہے جس کو ہمیں اچھی طرح پیش نظر رکھ کر اپنی زندگیاں ڈھالنی چاہئیں "ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں" اگر اس سے دل لگایا ہے تو اس کو پھر ڈھونڈنے کا کیا مطلب ہے۔ اس کے کئی مطالب ہیں جو آج کل جماعت احمدیہ کے حالات پر بھی چسپاں ہو رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے دل نہ لگایا ہو تو دنیا کی مصیبتیں جماعت کیسے برداشت کر سکتی ہے تو یہ دل لگانا ایک اعتقادی دل لگانا ہے یعنی عقیدے میں یہ بات داخل ہے اور اس عقیدے سے یقیناً دل مطمئن ہیں کہ اللہ ہی ہے اور اللہ کی خاطر اگر تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں تو اٹھانی پڑیں گی۔ اس سے دل تو اسی کی طرف تھا اگر دل اس سے نہ لگا ہوا ہوتا تو انسان دنیا سے تبتل کیسے کرتا۔

"پھر ڈھونڈو اسی کو یارو" اسی کو ڈھونڈو' مطلب یہ ہے کہ تمہارے عقیدے نے' تمہارے دماغ نے اس کو قبول کر لیا ہے لیکن اس کو اپناؤ بھی تو سہی' اس کو اپنا بنا کر رہو' اپنے قریب لانے کی کوشش کرو اور اس کے لئے جیسے ایک عشق میں دیوانہ اپنے محبوب کو ڈھونڈتا ہے اس طرح دیوانہ وار اس کی تلاش کرو اور اس تلاش میں مجنوں کا سمندر رہے جو سامنے آتا ہے' صحراؤں' جنگلوں کو چھانتا پھرتا تھا لیلیٰ کی تلاش میں' اس تلاش میں وہ تو کامیاب نہ ہو سکا اور اسی حال میں بھٹکتے ہوئے اس نے جان دے دی مگر جس لیلیٰ کی تلاش حضرت مسیح موعود (-) خود کرتے تھے اور اسے حاصل کر لیا اسی لیلیٰ کی تلاش کی طرف آپ کو بھی تو بلا رہے ہیں۔ "ڈھونڈو" کا معنی ہے کہ وہ لیلیٰ ہے جس کو تم ڈھونڈو گے تو وہ تمہاری طرف تمہاری تلاش کے مقابل پر زیادہ تیزی سے آئے گی۔ یہ وہ محبوب ہے جو اپنے ڈھونڈنے والے کی طرف اس کی رفتار سے بہت زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے۔ پس اسے ان معنوں میں ڈھونڈو' اس سنجیدگی کے ساتھ ڈھونڈو' اس کامل یقین کے ساتھ ڈھونڈو کہ اگر میں اس کی طرف گیا تو وہ میری طرف زیادہ تیزی سے آئے گا اور بعینہٖ یہی مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ نے بارہا مختلف طریق پر ہم پر کھولا ہے۔

ساتھ ہی یہ تنبیہ کر دی "بتوں میں وفا نہیں" اس کو ڈھونڈو ورنہ دنیا میں جو دل لگانے والے ساتھ لگے رہتے ہیں وہ تم سے بیوفائی کریں گے اور جب وہ چھوڑ کر چلے جائیں گے تو پھر نہتے اور خالی اور حسرت زدہ رہ جاؤ گے۔ اور اسی بتوں سے دل لگانے کے مضمون کو اب ایک ڈرانے کے لحاظ سے بھی کھول دیا ہے' یہ جو فرمایا تھا کہ اللہ سے ڈرو اور پھر جو مرضی کرو یہ ڈر کن معنوں میں ہے۔ "اس جائے پر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو" یہ دنیا تو حقیقت میں عذاب کی جا ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت' دلکش مگر وہ بت ہے جو وفا نہیں کیا کرتے۔ "دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرا نہیں" یہ دنیا تو ایک دوزخ ہے اس کے پیچھے جتنا بھاگو گے' جتنا اس کی طلب کرتے چلے جاؤ گے ایک آگ سی دل میں بھڑکتی رہے گی اور وہ آگ بڑھتی چلی جائے گی۔

پس آج دنیا کا حال دیکھ لیں جتنے بھی افراد ہوں یا جتنی بھی قومیں ہوں دنیا طلبی میں ان کے اندر ایک بھڑکن لگی ہوئی ہوتی ہے اور جو کبھی بھی کم نہیں ہوتی جتنا مرضی کر لیں یعنی دنیا کی خاطر جو چاہیں کر گزریں' جتنا ان کو حاصل ہو جائے وہ آگ نہیں کم ہو گی۔ ہل من مزید کی جو جہنم کی آواز ہے وہ ان کے دل سے ہمیشہ اٹھتی رہے گی۔ پس زیادہ سے زیادہ اپنانے کی خواہش افراد میں بھی ہوا کرتی ہے اور قوموں میں بھی ہوا کرتی ہے اور مغرب کی ایک مثال ہمارے سامنے ہے ان کی مزید طلب کرنے کی آگ مزید سے کم نہیں ہوتی' بجھتی نہیں' بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور جو غریب ممالک ہیں ان کو ملتا تو نہیں مگر آگ ضرور ہے وہ بیچارے مزید حاصل کرنے کے شوق میں ٹکریں تو بہت مارتے ہیں مگر صرف آگ ہی بھڑکتی ہے مزید حاصل کرنے کی تمنا پوری نہیں ہوتی۔ لیکن یہ تمنا پوری ہو سکتی ہے اگر اللہ سے مزید طلب کیا جائے اور اس کا طریق یہ ہے کہ اس کا شکر ادا کرو وہ تمہیں زیادہ دے گا۔

جو کچھ عطا کیا ہے اس پر قانع رہو' اسی پر راضی رہو اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا' اموال میں برکت دے گا' تھوڑے میں بھی مزہ رکھ دے گا۔ زیادہ کا مزہ تو اور بھی زیادہ ہو گا مگر اس میں وہ آگ نہیں جلے گی کہ اگر اور نہ ملا تو ہم کیا کریں گے۔ کیا ہم اسی طرح مزید کی طلب کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ یہ مومنوں والا معاملہ نہیں ہے اور اس کا راز اس بات میں ہے کہ جو تھوڑے پر راضی ہو جائے وہ زیادہ پر راضی کیوں نہیں ہو گا۔ جو تھوڑے پر بھی خوش ہو جائے اسے زیادہ دو گے تو اور بھی خوش ہو گا۔ پس تھوڑے پر راضی ہونا اس بات کا راز ہے کہ آپ کو تسکین قلب نصیب ہو جائے۔ اللہ کی طرف سے جو بھی ملتا ہے اس پر راضی ہو جائیں اور مزید کے لئے کوشش کریں کیونکہ اللہ کہتا ہے کہ کوشش کرو مگر رضا کی طلب کے لئے کوشش نہیں کرنی' اپنے دل کی رضا کی خاطر نہیں' اللہ کی رضا کی خاطر۔ ان دونوں چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

جب آپ اللہ کی عطا میں تھوڑے سے راضی ہو جاتے ہیں تو پھر مزید کی کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم اور بھی طلب کرو' اور بھی محنت کرو کیونکہ یہ دنیا میں جتنا کاروبار رحیمیت کا ہے اللہ نے در حقیقت مومن بندوں کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جب وہ طلب کرتے ہیں تو اپنی رضا چاہتے ہوئے نہیں' اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور ان معنوں میں اللہ کی رضا ہی ان کی رضا بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے یہ جو مضمون بیان فرمایا ہے شکر کا اور تبتل کا اس تعلق میں میں نے اب بعض احادیث بھی چنی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں ان میں یہی مضمون' حضرت مسیح موعود (-) کا مضمون اس طرح بیان ہوا ہے کہ ہمیں دکھائی دینے لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) نے کہاں سے لیا تھا۔

اب یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی تحریرات پر میں غور کرتا ہوں تو حدیثیں یاد آتی ہیں اور جب حدیثوں کو غور سے پڑھوں تو صاف سمجھ آجاتی ہے کہ یہ منبع تھا حضرت مسیح موعود (-) کی حکمت کا اور وہ حدیثیں پڑھیں تو قرآن ان کا منبع نظر آتا ہے غرضیکہ سلسلہ وار بندوں سے بات شروع ہو کے خدا تک جا پہنچتی ہے۔ اب اس میں دیکھیں الزہد والرقاق کے باب میں جو مسلم نے روایت پیش کی ہے اس میں حضرت رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب ؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا معاملہ سارے کا سارا ہی خیر پر مبنی ہے۔ عجیب ہے مومن اس میں شر کا کوئی بھی پہلو نہیں یا اس کی زندگی میں کسی تکلیف کا کوئی پہلو نظر ہی نہیں آتا اور یہ خصوصیت مومن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں۔

جب اسے آزمائش پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے۔ اب دیکھ لیں شکر تو ہوتا ہی دل کے اطمینان پر ہے لیکن جب کسی کو ابتلاء میں ڈالا جائے تو وہ شکر کرتا ہے۔ کیسے شکر کر سکتا ہے اس وقت اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ میرے اللہ نے مجھے اس قابل سمجھا ہے کہ میری محبت کا امتحان لے اور اس کے شکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف زبان سے ہی شکر نہیں کرتا بلکہ عملاً اس امتحان میں پورا اتر کر شکر ادا کرتا ہے۔

تو تکلیفیں اور مصیبتیں اور دنیا کے کئی قسم کے ابتلاء کسی مومن کو کوئی گہرا دکھ ان معنوں میں نہیں پہنچا سکتے کہ اس کی زندگی عذاب بن جائے اور محض ایک اضطراب ہو جائے۔ جب بھی توجہ اس طرف رہے گی کہ خدا نے یہ سب کچھ دیا تھا' اسی کی چیز ہے اسی نے آزمایا ہے اور مجھے آزمائش کے قابل سمجھا ہے۔ اب یہ مضمون بھی شکر کا مضمون خصوصاً طلبہ کو سمجھ آ سکتا ہے۔ بعض طلبہ کو جو تکتے ہوں امتحان میں بیٹھنے ہی نہیں دیا جاتا اور جب بیٹھنے کے لئے فہرست میں نام آجائے طالب علم کا تو خوشی سے اچھلا کودتا ہے کہ بلا لیا ہے ہمیں۔ یہی مضمون نوکریاں تلاش کرنے والوں پر بھی اطلاق پاتا ہے جب وہ انٹرویو کے لئے جگہ جگہ دھکے کھاتے اور درخواستیں دیتے پھرتے ہیں تو ان کو جب ٹیسٹ کے لئے بلایا جاتا ہے یہ ابتلاء ہے' امتحان کے لئے بلایا جاتا ہے تو خوشی سے اچھلتے ہیں کہ دیکھو جی ہمارے نام چٹھی آگئی ہے کہ آ کے امتحان دو۔ کامیابی کی بات ہی کوئی نہیں ہو رہی صرف امتحان کی بات ہے لیکن امید ہے کہ اس امتحان کے نتیجے میں کامیاب ہو جائیں گے تو جو دل میں ایک طمع لگی ہوئی ہے اور ایک امید پر بھروسہ ہے کہ ہم شاید کامیاب ہو جائیں اس کی خوشی ہے جس میں وہ اچھلتا ہے۔ تو جب مومن کو اللہ تعالیٰ کسی امتحان میں مبتلا کرتا ہے تو یہ خوشی ہے جو امتحان کا دور اس پر آسان کر دیتی ہے۔

اور دوسرے یہ بھی بات یاد رکھیں کہ امتحان کے لئے بلانے والا یہ ضرور دیکھتا ہے کہ امتحان میں شامل ہونے کے قابل ضرور ہے اگر قابل نہ ہو تو اسے نہیں بلایا جاتا۔ تو مومن یہ سمجھتا ہے کہ میرے مولا نے مجھے قابل سمجھا ہے اور جب خدا قابل سمجھتا ہے تو کتنا ہی تلخ امتحان ہو اس پر پورا اترنا چاہئے۔ اگر اللہ قابل سمجھے اور آپ امتحان کا واویلا شروع کر دیں تو خدا نے جو آپ پر اعتماد کیا تھا اس کو ٹھکرا دیا' اس کو رد کر دیا۔ تو یہ ناکامی ہے جو مومن کے حصے میں نہیں آتی۔ آنحضرت ﷺ اس مضمون کو بیان فرما رہے ہیں کہ یہ مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی کہ اس کا ابتلاء بھی اس کے لئے خیر ہو جائے۔ جب اسے آزمائش پہنچتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔ اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ صبر اس کے لئے اچھا ہو جاتا ہے۔

اب یہ جو شکر کا پہلا معنی تھا اس پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آزمائش میں کامیابی پر تو شکر ہوتا ہی ہے مگر آزمائش ایسی ہو جائے کہ ایک مستقل روگ دل میں لگ جائے مثلاً بعض ماؤں کے نوجوان بیٹے گزر جاتے ہیں' بعض ماں باپ کے اکلوتے بیٹے نکل جاتے ہیں ہاتھ سے' کئی قسم کے حادثات درپیش ہوتے ہیں ان پر پہلے معنوں میں شکر کرنا بہت مشکل کام ہے۔ کبھی آپ کسی ایسے ماں باپ کو نہیں دیکھیں گے الحمد للہ' اللہ نے ہمیں اس آزمائش کے قابل سمجھا۔ یہ اگر کوئی کہے تو جھوٹ ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں دکھائی نہیں دے سکتے۔ مومن بھی ہوں تو نہیں دکھائی دیتے۔ مگر اس مضمون پر رسول اللہ ﷺ نے شکر کے ساتھ صبر کا پلو باندھ دیا ہے یہ مومن شاکر بھی ہے اس لئے وہ آزمائشیں جن میں اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرتا رہتا ہے اس پر وہ شکر ادا کرتا ہے چھلانگیں مارتا ہے لیکن جن آزمائشوں کی تلخی اس کی طاقت سے بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے ان میں صبر کرتا ہے۔

اور صبر میں ایک قسم کی طمانیت و ثبات داخل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا نے مجھ پر یہ آزمائش ڈالی تھی اور مجھ سے یہ توقع ہے کہ میں اس کی رضا کی خاطر اسے برداشت کر لوں اور جب وہ صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں دعا بھی لازم ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ صبر جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ مومن کے حوالے سے کر رہے ہیں وہ بغیر دعا کے نصیب ہو سکے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسی مضمون کو واستعینوا بالصبر والصلوۃ کہہ کر بیان فرمایا ہے۔ صبر خدا سے مانگے بغیر نصیب ہو ہی نہیں سکتا۔ کہنے میں تو ہو جاتا ہے مگر کرنے میں بہت مشکل ہے۔ (-) پس ان آزمائشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دنیا میں ہی ان کے لئے آزمائشوں سے پہلے تیاری شروع کر دو۔

استعینوا صبر سے پہلے ہے۔ پیشتر اس کے کہ انسان پر کچھ ابتلاء آئیں خواہ وہ انفرادی ہوں یا جماعتی ہوں انسان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ استدعا کرتا چلا جائے کہ اے اللہ جب بھی آزمائش ہو ہمیں صبر ضرور دینا اور یہ صبر صلوٰۃ کے بغیر حقیقت میں پوری طرح ممکن نہیں ہو سکتا کیونکہ صبر کے ساتھ صلوٰۃ اس صبر کو تقویت دینے والی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات میں یہ ذکر ملتا ہے کہ جب کوئی گہرا غم پڑا تو فوراً میں عبادت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ یہ وہی مضمون ہے کیونکہ سچا صبر عبادت کے ذریعے نصیب ہو سکتا ہے۔ عبادت میں انسان اللہ کے قریب آ جاتا ہے اور جتنا اللہ سے قریب آجائے دنیا کی بے ثباتی اس پر ظاہر ہوتی چلی جاتی ہے۔ نماز میں انسان محسوس کرتا ہے کہ میرا اعلیٰ مقصد تو پیدائش کا یہی تھا کہ میں اللہ کے پاس رہوں' اس کی دی ہوئی چیزیں اگر ہاتھ سے چلی گئیں تو اسی سے میں صبر مانگتا ہوں' اسی سے استعانت طلب کرتا ہوں۔

پس اس پہلے سے واستعینوا بالصبر والصلوۃ کا مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں اس کا ذکر کئے بغیر بیان فرمایا ہے لیکن مضمون سے ظاہر ہے کہ مومن کو کسی طرح کا بھی شر نہیں پہنچتا' خیر ہی خیر ہے جو کچھ اس پر گزر جائے ہر حال میں اس پر خیر ہے اور کافر پر جو بھی گزر جائے ہر حال میں اس کا نقصان ہے۔ مل جائے تو تب نقصان' نہ ملے تو تب نقصان' ایک مستقل جہنم میں وہ زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث اسی تعلق میں یعنی شکر کے مفہوم کو زیادہ واضح کرنے کی خاطر اختیار کی ہے۔ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف۔ معروف چیزوں میں شکر کا مفہوم کیا ہے۔ یاد رکھیں کہ احادیث میں جو اس قسم کی احادیث ہیں جن میں عرفان باری تعالیٰ کا ذکر ہے ان احادیث میں راوی کمزور بھی ہوں تو سچے ہوتے ہیں کیونکہ کمزور راوی ایسی اعلیٰ عارفانہ احادیث بنا ہی نہیں سکتا۔ اپنے مطلب کی حدیثیں' اپنے عقائد کی تائید میں احادیث تو کثرت کے ساتھ مختلف فرقوں نے گھڑ رکھی ہیں یا گھڑی نہیں تو ان کے معنے اپنی مرضی کے کرتے ہیں اور انہیں مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں مگر جو عرفان باللہ کی باتیں ہیں یہ احادیث جھوٹے راوی بیان نہیں کر سکتے اس لئے بہت زیادہ اس میں اس تردد کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں ہمیشہ چھان بین اس وقت کیا کرتا ہوں جہاں مضمون کسی کے مطلب کا ہو اور خطرہ ہو کہ اس نے اپنے مطلب کی خاطر حدیث کو اختیار کیا ہے یا حدیث وضع کر لی ہے لیکن جہاں عرفان باللہ کی باتیں ہوں وہاں کسی تردد کی ضرورت نہیں۔ اگر راوی جھوٹا بھی ہو' فرض کریں وہ حدیث نہ بھی ہو' یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نہ ہو مگر فرض کریں نہ بھی ہو' مضمون اچھا ہے تو پھر تکلیف کیا ہے' نقصان کیا ہے ہمیں۔ کسی کی طرفداری مقصود نہیں ہے مضمون ایسا ہے جس میں اللہ سے ملنے کی باتیں ہیں تو الحکمۃ ضالۃ المؤمن یہ حکمت کی بات جہاں سے ملے گی اس کو اخذ کر لیں تو پھر رسول اللہ سے کیوں نہ لیں۔ غیر اللہ کے پاس کیوں جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے منہ کی باتیں مان جائیں کہ آپ ہی نے فرمائی ہوں گی اور یہی حکمت کی بات ہے جسے آپ جہاں بھی ملے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ پس اس ضمنی بیان کے بعد میں حدیث کے الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن غنام البیاضی بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کہے کہ اے اللہ جو نعمتیں مجھے صبح کے وقت حاصل ہیں یہ محض تیری ہی طرف سے ہیں' تیرا کوئی شریک نہیں۔ "جو صبح کے وقت حاصل ہیں" کا ترجمہ شاید پوری طرح بات کو واضح نہیں کرتا میں عربی الفاظ آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ (-) جس وقت انسان صبح کر رہا ہو یعنی رات کے بعد جب باشعور طور پر صبح اٹھ کر سوچتا ہے اور جانتا ہے کہ رات کو خدا تعالیٰ نے مجھے ایک عارضی موت میں سے گزارا ہے مگر دوبارہ زندگی دی جب یہ سوچتے ہوئے اٹھتا ہے تو پچھلی رات کا شکر ادا کر رہا ہے بظاہر ہی ہے نا کہ پچھلی رات کا شکر کر رہا ہے

آنے والے دن کا شکرادا نہیں کر رہا۔ لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اس نے دن کا شکرادا کیا۔ اس لئے یہ ایک ایسا پہلو ہے جسے اصل الفاظ پر غور کر کے آپ کو سمجھ آئے گی یعنی ظاہری طور پر تو انسان یہی سمجھتا ہے صبح اٹھ کر اس نے شکر کیا کہ اچھا میں جاگ گیا‘ رات مر نہیں گیا تو یہ رات کا شکر ہے نا مگر رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ ایسا شخص جو اس حال میں صبح کرتا ہے وہ آنے والے دن کا‘ وہ دن جو چڑھ گیا ہے اس کا گویا پیشگی شکر ادا کر رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب پیشگی شکرادا کرے گا تو سارا دن اس شکر کا حق ادا کرے گا۔

(فرمایا) وہ اپنے سرمائے پر غور کرتا ہے سارا دن جو اس نے سفر کرنا ہے کوئی زادِ راہ بھی تو چاہئے۔ وہ کہتا ہے (-) جو نعمت بھی مجھے عطا ہوئی ہے جس نعمت کے ساتھ میں صبح کر رہا ہوں (-) وہ تیری طرف سے ہے اور کسی کی طرف سے نہیں (-) تیرا کوئی شریک نہیں۔ (-) پس کامل حمد اور سچی حمد سب تعریف تیرے ہی لئے ہے (-) اور شکر بھی تیرے ہی لئے ہے۔ جب وہ یہ کہتا ہے۔ فرمایا (-) جب وہ کہتا ہے تو وہ دن جو چڑھا ہے جو اس کے سامنے پڑا ہوا ہے اس سارے دن کے شکر کا حق ادا کر دیا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے جب آگے بڑھتا ہے تو اس دن جو کچھ بھی اس کو نصیب ہو گا وہ شکر اور حمد ہی میں تو گزرے گا۔ کوئی ایسا ابتلاء اس کو پیش آ ہی نہیں سکتا جس پہ شکر اور حمد سے اس کا ہاتھ الگ ہو جائے‘ شکر و حمد کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے یہ نہیں ہو سکتا۔

تو دراصل پہلی ہی حدیث جو پہلے پڑھ کے سنائی گئی تھی اسی کے مفہوم کو ایک اور بیان سے واضح فرمایا جا رہا ہے اور یہ باتیں ہیں جو ایسی عارف باللہ کی باتیں ہیں جس کو کوئی جھوٹا راوی گھڑ سکتا ہی نہیں ورنہ جو پہلی بات میں نے کہی تھی اس لئے کہی تھی کہ آپ کو سمجھ آ جائے کہ عام انسان جو بنانے والا ہے وہ صبح کے وقت یہی کہے گا کہ میں نے رات کا شکرادا کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا آنے والے دن کا شکرادا کر رہا ہے۔ (-) اور جو شخص بھی اسی قسم کی بات کہے اس وقت جب وہ شام کر رہا ہو‘ جب دن گزر جائے اور رات سامنے پڑی ہو اس وقت وہ یہی باتیں اپنی آنے والی رات کے متعلق کہے۔ وہ کہے اے اللہ میں رات کر رہا ہوں تیری نعمت کے ساتھ صرف تیری نعمت کے ساتھ اور کسی نعمت کے ساتھ میں رات نہیں کر رہا (-) تیرا کوئی شریک نہیں (-) تمام حمد تیرے لئے ہے (-) اور تیرے ہی لئے شکر ہے (-) اب لیلہ کا شکرادا کرنا۔ اس رات کا شکر ادا کرنا تہجد کو چاہتا ہے‘ نمازوں کو چاہتا ہے‘ خدا کے حضور کھڑے ہونے کو چاہتا ہے ورنہ اس کی یہ بات ہی جھوٹی نکلے گی۔ کہہ تو رہا ہے کہ اے خدا میں رات کرنے لگا ہوں اور جانتے ہوئے کہ اس ساری رات میں مجھے تیرا شکر اور حمد کرنی ہے کیونکہ جو کچھ بھی رات کو تو مجھے عطا کرتا ہے وہ باعث شکر ہے اور باعث حمد ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے تعلق میں رات کو جو رسولؐ اللہ سے وعدے دیئے گئے اور جو ادا کیا گیا وہ مقام محمود ہے۔ ایسا مقام جو ہمیشہ تعریف کیا جائے گا اور تعریف کے قابل رہے گا جس مقام پہ بھی رسول اللہ ﷺ ترقی کر جائیں وہ محمود ہی رہے گا۔ کوئی ایسا مقام نہیں آئے گا جس میں بندوں کی تعریف کی ضرورت ہو۔ جب اللہ ہر مقام کی تعریف کر رہا ہے تو انسان بندوں سے بالاتر ہوتا چلا جاتا ہے اور جتنا بھی اونچا جائے گا وہ مقام محمود ہی ہو گا۔ یہ وہ مقام محمود تھا جس کا آنحضرت ﷺ شکرادا کیا کرتے تھے۔ اتنا اس احساس سے آپ کا دل جھک جایا کرتا تھا کہ بعض دفعہ ساری ساری رات شکرادا کرتے گزر جاتی اور حمد کے گیت گاتے ہوئے۔ اب ایسا مومن جو رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح جس حد تک اس کو توفیق ہے رات کو اٹھ کر شکر الٰہی کرے اور اس کا ذکر کرے۔ اس کو ساری دنیا کا کوئی غم چاٹ کیسے سکتا ہے۔ ناممکن ہے۔ تو یہ وہ مومن ہیں جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی تو موجیں ہی موجیں ہیں‘ خیر ہی خیر ہے‘ جو بھی وہ کرے گا اس کی بھلائی اسی میں ہو گی۔

پس جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے ہمارے لئے طرح طرح کی آزمائشیں بھی ہیں اور بعض دفعہ وہ آزمائشیں لوگوں کے دلوں پر بڑی بھاری گزرتی ہیں .اب مثلاً ربوہ کا نام بدلنے کا واقعہ آپ کے سامنے آیا ہے۔ میرے دل میں ذرا بھی اضطراب نہیں ہوا۔ وہ گھبرا گھبرا کے جو مجھے وہاں سے لوگ لکھتے ہیں ہمارے بزرگ ذمہ دار افراد اور بڑے بڑے وکلاء وغیرہ کہ اب کیا کریں‘ اب کیا ہو جائے گا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ ہوا کیا ہے۔ جب انہوں نے آپ کا اپنا نام بدلا دیا تھا تو کیا ہو گیا تھا؟ اس سے زیادہ کسی اور نام کی تبدیلی میں کیا اہمیت ہے۔ آپ کو تو اللہ کا شکرادا کرنا چاہئے کہ ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ کوشش کہ نام بدلا کے دل کی آگ ٹھنڈا کریں‘ یہ کوشش ظاہر کر رہی ہے کہ بھڑکن کم نہیں ہو رہی جو مرضی کر لیں آگ بھڑکتی چلی جا رہی ہے اور یہ جھوٹا دھوکہ دے رہے ہیں دنیا کو کہ الحمدللہ بہت بڑا واقعہ ہو گیا آج ہم نے فتح حاصل کی ہے احمدیت پر کہ ربوہ کے شہر کا نام بدل دیا ہے۔ یہ بھی کوئی فتح ہے۔ جب ان کا نام بدل دیا تھا تمہیں کیا نصیب ہوا تھا۔ یہی کہ پچھلے سال تم نے سنا تھا کہ ایک سال میں پچاس لاکھ سے زائد احمدی ہو گئے۔ نام بدلنے کا یہ نتیجہ نکلا تھا یا کچھ اور تھا۔ اب بھی نام بدل کر دیکھ لو پچاس کو اللہ چاہے تو کروڑ کر دے گا پھر تم کیا کرو گے‘ پھر کہاں جاؤ گے۔

تو جماعت احمدیہ تو مٹنے والی جماعت نہیں‘ تمہارے بس کی بات نہیں ہے .... ہر گھڑی اللہ تعالیٰ جماعت کو کامیاب سے کامیاب تر کرتا چلا جائے گا اور ایک مقام محمود سے دوسرے مقام محمود کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا۔ مگر یاد رکھیں کہ اس کی عبودیت کا‘ اس کے شکر کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 15 جنوری 1999ء)

بابِ رحمت

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

جو کوئی اُس یار کے در کا گدا ہو جائے گا
مُلکِ روحانی کا‘ وہ فرماں روا ہو جائے گا

نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن
پیروی سے اُس کی محبوب خدا ہو جائے گا

دیر کرتے ہیں جو نیکی میں ہے کیا اُن کا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ التواء ہو جائے گا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھا کے یہ پتھر تُو لعلِ بے بہا ہو جائے گا

قوم کے بغض و عداوت کی نہیں پرواہ ہمیں
وقت یہ کٹ جائے گا فضلِ خدا ہو جائے گا

کر لو جو کچھ موت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تیر چھُٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائے گا

عشقِ مولیٰ دل میں جب محمود ہو گا موجزن
یاد کر اُس دِن کو تُو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ عزیزہ فرح نیلو فر صاحبہ بنت مکرم خواجہ منیر احمد صاحب پروپرائیٹر خواجہ رشید اینڈ سنز۔ ٹرنک بازار سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر عاصم زمان صاحب
130 Lane St B-5 W.Hart Ford
CT 06119 U S A
ابن مکرم سردار گل زمان خان صاحب مکان نمبر 21۔ سٹریٹ نمبر 30۔ ایف 8/6 اسلام آباد۔ مورخہ 10۔ فروری 1999ء محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت سیالکوٹ نے 15000/- امریکن ڈالر حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ مکرمہ فرح نیلو فر صاحبہ محترم خواجہ رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی اور محترم غازی محمد اسماعیل بٹ صاحب چیف لائبریرین (ر) پنجاب یونیورسٹی لاہور کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ فرزانہ جبیں صاحبہ بنت مکرم رانا ذوالفقار علی بھٹی صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم لقمان ہمایوں صاحب ولد ملک محمد یوسف صاحب (مرحوم) ساکن جرمنی کے ساتھ مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک ربوہ میں 14-2-99 کو دس ہزار جرمن مارک پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مکرم عرفان احمد محمود صاحب ابن مکرم رانا محمود احمد صاحب سبزہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور کا نکاح عزیزہ روبینہ پراچہ بنت مکرم عظمت الٰہی پراچہ صاحب آف ہملٹن کینیڈا کے ساتھ مبلغ 10 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے 12۔ فروری 1999ء بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

عزیز عرفان احمد محمود حضرت میاں احمد مرحوم ولد مولوی امیر الدین صاحب مرحوم (ہر دو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بیٹے نذیر احمد مرحوم کا پوتا ہے۔ نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عامر رشید چوہدری صاحب ابن مکرم عبدالرشید چوہدری صاحب مرحوم ایڈووکیٹ۔ اسلامیہ پارک پونچھ روڈ۔ لاہور کا نکاح عزیزہ سعدیہ کرن صاحبہ بنت مکرم عبدالمنان صاحب آف ہملٹن کینیڈا کے ساتھ مبلغ 10 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے 12۔ فروری 1999ء بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ عامر رشید چوہدری مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ جو اپنی زندگی میں تاحیات حلقہ اسلامیہ پارک کے صدر رہے۔ نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیع صاحب (کارکن دفتر مال آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ ساکن کوارٹر نمبر 35 صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ انور صاحبہ بنت محمد انور صاحب ساکن منظور کالونی بھلوال ضلع سرگودھا مبلغ۔ 40000/ روپے حق مہر پر مورخہ 26-2-99 بروز جمعۃ المبارک احمدیہ بیت الحمد بھلوال میں مکرم نسیم احمد صاحب بٹ مربی سلسلہ نے پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب کرام سے یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم سہیل احمد قمر صاحب و عزیزہ امتہ الرفیق لبنیٰ صاحبہ سابق پرنسپل گرلز سیکشن نصرت جہاں اکیڈمی حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24-2-99 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ گذشتہ سال ان کا ایک بیٹا بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر دس ماہ وفات پا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام عطاء الحیٔ سہیل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ (دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ) کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

○ حافظہ روبینہ کوثر معلمہ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ اہلیہ مکرم نعیم احمد ابرار صاحب دارالنصر غربی حلقہ منعم ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 2۔ دسمبر 1998ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "روحہ کومل" تجویز ہوا ہے۔ بچی شیخ محمد صدیق صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی نواسی اور چوہدری حمید احمد صاحب سرگودھا کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی درازی عمر صحت اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ وکالت وقف نو کو ایک خط موصول ہوا ہے جو کہ مکرم بشارت محمود خان صاحب کے نام ہے انہوں نے اپنے بیٹے شیراز خاں حوالہ نمبر 13-4956 کی وقف کی منظوری بھجوائی ہے لیکن کوئی ایڈریس نہیں لکھا۔

براہ کرم اگر بشارت محمود خان صاحب یہ اعلان خود پڑھیں یا سیکرٹری صاحب وقف نو کے پاس اس نام اور حوالہ نمبر کا بچہ ہو تو وکالت وقف نو کو مکمل ایڈریس سے مطلع کریں۔
(وکالت وقف نو)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 8 مارچ 99ء

12-45 رات۔ جرمن سروس۔
1-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
2-00 رات۔ چلڈرنز کارنر وقف نو۔
2-20 رات۔ درس القرآن۔ 27-1-98
3-55 رات۔ تقریر۔
4-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
5-55 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ سائنس کلب۔
6-05 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ امریکہ۔ تقریر۔ عبادت کی اہمیت۔
7-00 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-05 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
9-55 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ سائنس کلب۔
12-05 دوپہر۔ درس القرآن۔
1-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-45 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-00 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل۔ ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
6-05 شام۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
9-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔

منگل 9 مارچ 99ء

12-40 رات۔ جرمن سروس۔
1-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 11 ۔زلزلہ پاکستان۔
2-05 رات۔ یو۔ کے۔ انصار اللہ کے اجتماع 98ء کی جھلکیاں۔
4-25 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
5-50 چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 11۔
6-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
8-10 صبح۔ اردو کلاس۔
9-15 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
9-45 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ
12-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 سہ پہر۔ طبی معاملات۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ نارویجین پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث
11-30 رات۔ اردو کلاس۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام امیر علی سے بدل کر امیر احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے مجھے امیر احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

امیر احمد ولد غلام سرور
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام عائشہ شاکر سے تبدیل کر کے عائشہ ودود ملک رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جاوے۔

عائشہ ودود ملک اہلیہ عطاء الودود ملک چک نمبر ۳۵ شمالی ضلع سرگودھا

الفضل خود خرید کر پڑھیئے

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 5150862-844862

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 6- مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
8- مارچ۔ غروب آفتاب 6-14
9- مارچ۔ طلوع فجر 5-02
9- مارچ۔ طلوع آفتاب 6-24

عالمی خبریں

کوسووو میں خونریز جھڑپیں

کوسوو میں خونریز جھڑپوں میں 22 سرب ہلاک اور 11- مسلمان شدید زخمی ہو گئے۔ پرسٹینا کے مغرب میں اہم شاہراہ پر ہونے والی لڑائی میں کوسوو لبریشن آرمی اور سرب فوج نے ایک دوسرے پر شدید حملے کئے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ سربیا کے سخت رویے کی وجہ سے لڑائی ہمسایہ ممالک تک پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ مزید مسلمان گھربار چھوڑنے پر مجبور ہو گئے سخت سردی میں ہزاروں افراد خوراک اور گرم کپڑوں سے محروم کیمپوں میں پناہ گزین ہیں۔

شمالی کوریا کی سرحدوں پر میزائل

شمالی کوریا نے اپنی سرحدوں پر میزائل نصب کر دیئے ہیں ان کا رخ جاپان اور جنوبی کوریا کی طرف ہے۔ ایک جاپانی روزنامے نے رپورٹ دی ہے کہ شمالی کوریا کا یہ اقدام پڑوسی ممالک کے لئے خطرے کا باعث ہے۔

سری لنکا کا انکار

سری لنکا نے بارودی سرنگوں کی تیاری اور ان کی تنصیب روکنے کے عالمی معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ تامل گوریلوں کے خلاف شروع کئے گئے فوجی آپریشن کے پیش نظر کیا ہے۔ سری لنکا تامل علیحدگی پسندوں کے خلاف جاری خانہ جنگی میں بڑی مقدار میں بارودی سرنگیں استعمال کر رہا ہے۔ اس خانہ جنگی میں اب تک 35- ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔

اترپردیش میں سنسکرت لازمی مضمون

بھارت کے صوبہ اترپردیش میں ہندو قوم پرستوں کی جماعت بی جے پی نے پرائمری سکولوں میں تیسری جماعت سے سنسکرت کو لازمی مضمون قرار دے دیا ہے۔ اس حکومتی فیصلے پر مسلمانوں سمیت دیگر اقلیتوں نے شدید احتجاج کیا ہے۔

ہیلری کلنٹن کی تنقید

امریکہ کی خاتون اول ہیلری کلنٹن نے طالبان کی حکومت کے عورتوں کے ساتھ رویہ پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ طالبان کے برسراقتدار آنے کے بعد افغانی عورتوں کی حالت انتہائی خراب ہو چکی ہے۔ وہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ پسماندہ بن چکی ہیں۔ طالبان سے پہلے تعلیم اور طب کے شعبے میں نصف تعداد عورتوں کی تھی ان پر پابندی عائد کر کے ان کو سخت مشکلات میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔

کردوں کے بم دھماکے 9 ہلاک

ترکی میں کردوں کے بم دھماکوں کے نتیجہ میں 9- افراد ہلاک ہو گئے جبکہ صوبائی گورنر شدید زخمی ہوئے۔ کردستان پارٹی کی کانگرس میں عبداللہ اوجلان کو پھر سربراہ منتخب کر لیا گیا۔ صوبہ کانکر میں اور انقرہ میں بموں کے دھماکے ہوئے۔

بصرہ فارم پر حملہ

امریکی اور برطانوی جنگی طیاروں نے بصرہ فارم پر حملہ کیا۔ فارم ایک شہری کی ملکیت ہے۔ اس پر دو بم گرائے گئے۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ کا احتساب بنچ کو حکم

بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف دستاویزی ثبوتوں کے مسئلے پر سپریم کورٹ نے احتساب بنچ کو فیصلے پر نظرثانی کا حکم دے دیا۔ بینظیر اور زرداری کے وکیل کا موقف تھا کہ دستاویزات کے قابل قبول ہونے کے خلاف دلائل فاضل احتساب بنچ نے سرسری طور پر سن کر غور کے بغیر قانونی وجوہ بیان کئے بغیر مسترد کر دیئے تھے۔

بینظیر کے خلاف اشتہار کی اشاعت

سینٹ میں اپوزیشن نے اس وقت شدید احتجاج کیا جب بینظیر اور زرداری کے خلاف اشتہار پھر شائع ہو گیا۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا کہ حکومت اپنی یقین دہانی پر قائم ہے جمعہ کے روز شائع ہونے کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا۔ ایک اخبار نے اپنے طور پر شائع کر دیا۔ ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ وزیر قانون نے بھی کہا کہ اشتہار کی اشاعت روکنے کے لئے متعلقہ افراد کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ وزیر داخلہ کا کام سینیٹر سیف الرحمان، وزیر خارجہ کا کام وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کی ذمہ داری وزیر خارجہ انجام دے رہے ہیں۔

انتخابات اسی سال ہونگے

بینظیر بھٹو نے مظفر گڑھ کے پارٹی رہنماؤں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات اس سال ہونگے۔ موجودہ سیاسی بحران کا آخری حل لانگ مارچ ہے۔

شہباز شریف امریکہ میں

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے نائب وزیر خارجہ ٹالبوٹ، عالمی بنک کے صدر اور امریکی مشیر سے اہم ملاقاتیں کیں۔ ایک امریکی عہدیدار نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ذہین شخصیت ہیں۔

گھی 5 روپے اور آٹا ایک روپیہ مہنگا

خوردنی تیل پر 3 ہزار روپے فی ٹن درآمدی ڈیوٹی لگنے کے بعد کھلی منڈی میں گھی اور خوردنی تیل کی قیمت میں 5 روپے اضافہ ہو گیا۔ لاہور کی چکیوں نے آٹے کی قیمت ایک روپیہ کلو بڑھا دی۔

ہائی کورٹ نے سکول مینیجمنٹ کمیٹیاں روک دیں

لاہور ہائی کورٹ نے سکول مینیجمنٹ کمیٹیوں کا انتخاب جو 7- مارچ کو ہونا تھا روک دیا۔ جسٹس تنویر نے کہا کہ پہلے مارشل لاء ریگولیشن پھر نیشنلائزیشن نے تعلیمی ادارے تباہ کئے اب رہی سہی کسر کمیٹیاں پوری کریں گی۔ حکومت پنجاب کو نوٹس جاری کر دیا گیا۔

گھی اور تیل کی قیمت؟

وفاقی وزیر خوراک عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ پام آئل اور سویابین پر ڈیوٹی میں اضافہ کے بعد گھی اور خوردنی تیل کی قیمت نہیں بڑھائی جائے گی۔ یہ غلط ہے کہ ڈیوٹی آئی ایم ایف کا ہدف پورا کرنے کے لئے بڑھائی گئی ہے۔

چیف جسٹس سے اپیل

جماعت اسلامی نے چیف جسٹس سے اپیل کی ہے کہ نواز شریف کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کیا جائے۔ وزیر اعظم نے غیر ملکی ایجنڈے پر کام شروع کر دیا ہے لہٰذا ان پر غداری کا مقدمہ درج کر کے ان کو جیل میں بند کیا جائے۔

سوئی گیس کے ملازمین کا احتجاج

سوئی سدرن گیس کمپنی سے نکالے گئے 525 ملازمین نے مرحلہ وار منصوبے کے تحت خودسوزی کا اعلان کیا ہے۔ ان کے گھروں میں فاقہ کشی کی نوبت آ گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں چار افراد کا گروپ 23- مارچ کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے خودسوزی کرے گا۔

فوج کا واپڈا چھوڑنے پر غور

واپڈا کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل راؤ ذوالفقار نے واپڈا چھوڑنے کے لئے فوجی سربراہوں سے رائے مانگ لی ہے۔ وزیروں مشیروں اور اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کے گھروں پر چھاپوں کے بعد فوج پر واپڈا چھوڑنے کے لئے دباؤ بڑھ گیا ہے۔

ہمارے ہاں حسبتی روم کولرز۔ گیزرز۔ کوکنگ رینج روم ہیٹرز۔ ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ
5114822
5118096
لاہور

کوٹھی برائے فروخت
انتہائی جدید تعمیر شدہ۔ تمام سہولتوں سے آراستہ کوٹھی مشتمل بر 4 بیڈ، 5 باتھ 2 ڈرائنگ ڈائننگ TV، امریکن کچن، سٹڈی روم، سٹور، گارڈ پلاٹ رقبہ 2½ کنال برلب پختہ سڑک بمع انکسی بر مشتمل 6 کمرے 2 باتھ سرگودھا چنیوٹ روڈ پر
رابطہ
051 - 282564
04524 - 212426

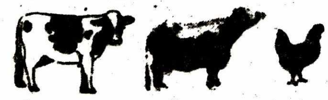
کیوریٹو ادویاتِ حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک Rs.5/- ٹکٹ ارسال فرمائیں
04524-213156, 771 فون

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس : 212764
گھر : 211379